www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

الکتاب والحکمۃ

مولانا سعید مجتبیٰ سعیدی ایم اے

نیک فالی اور بدشگونی

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ - فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ۗ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ -

(الاعراف: ۱۳۰ - ۱۳۱)

"اور ہم نے آلِ فرعون کا قحط سالی اور پھلوں کی کمی سے مواخذہ کیا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں (ان کی حالت یہ تھی کہ) انھیں جب کوئی بھلائی پہنچتی تو کہتے یہ ہمارے لیے ہے۔ اور اگر کوئی برائی، نقصان وغیرہ ہوتا تو وہ موسیٰؑ اور ان کے ساتھیوں سے بدشگونی لیتے۔ خبردار! ان کی نیک و بدشگونی اللہ ہی کے پاس ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ (اس حقیقت کو) نہیں جانتے۔"

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قوم فرعون کا ذکر کرتے ہوئے ان کی اس بداطواری کا ذکر کیا ہے کہ انھیں جب کوئی فائدہ اور خیر پہنچتی تو اسے اپنا حق قرار دیتے اور جب کوئی نقصان یا تکلیف پہنچتی تو اسے اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی نحوست قرار دیتے۔

اللہ کے دشمنوں کا یہی وطیرہ رہا ہے کہ وہ اللہ والوں کے وجود کو اپنے لیے برا

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اور منحوس تصور کیا کرتے ہیں۔ قرآنِ کریم میں ہے:

"وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ - قَالَ يَا قَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ - قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَن مَّعَكَ ۚ قَالَ طَائِرُكُمْ عِندَ اللَّهِ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ" (النمل: ۴۵-۴۷)

"اور بلاشبہ ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح (علیہ السلام) کو (یہ پیغام دے کر) بھیجا کہ (لوگو) اللہ کی بندگی کرو۔ تو وہ قوم باہم متحارب و متخاصم دو گروہ بن گئے۔ صالح ؑ نے کہا: اے میری قوم، تم بھلائی سے پہلے برائی (عذاب) کی جلدی کیوں کرتے ہو، تم اللہ سے مغفرت کیوں طلب نہیں کرتے؟ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ وہ بولے: ہم نے تو تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو منحوس پایا ہے۔ صالح ؑ نے جواب دیا: تمہاری نیک و بدفالی (سعادت و نحوست) اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ تم لوگوں کو آزمایا جا رہا ہے۔"

ایسے ہی سورۂ یٰسین میں ذکر ہے:

"وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ - إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ - قَالُوا مَا أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَا أَنزَلَ الرَّحْمَٰنُ مِن شَيْءٍ ۙ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ - قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ - وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ - قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۖ لَئِن لَّمْ تَنتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ - قَالُوا طَائِرُكُم مَّعَكُمْ ۚ أَئِن ذُكِّرْتُم ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ

(یٰس: ۱۳-۱۹)

"اور آپ ان کے سامنے ایک بستی والوں کی مثال بیان کریں جب ان کی طرف رسول آئے - ہم نے ان کی طرف دو رسول بھیجے، انھوں نے ان دونوں کی تکذیب کی تو ہم نے ان رسولوں کی ایک تیسرے رسول سے مدد کی - اور ان رسولوں نے (لوگوں سے) کہا: بے شک ہم تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں - بستی والے کہنے لگے: تم تو ہم جیسے بشر (انسان) ہو اور اللہ نے کوئی چیز نازل نہیں کی تم تو صاف جھوٹ کہتے ہو - رسولوں نے کہا: ہمارا رب جانتا ہے کہ یقیناً ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں - اور ہماری ذمہ داری صرف کھلا تبلیغ کرنا ہے - بستی والے کہنے لگے: ہم تو تمہیں منحوس سمجھتے ہیں، اگر تم اس تبلیغ سے باز نہ آئے تو ہم تم پر پتھراؤ کریں گے اور تمہیں ہماری طرف سے تکلیف دہ عذاب پہنچے گا - رسولوں نے کہا: اگر تم سمجھو تو تمہاری نحوست تمہارے ہی ساتھ ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تم تو حد سے تجاوز کرنے والے لوگ ہو۔"

ان آیات سے واضح ہوا کہ دشمنانِ دین، اللہ کے رسولوں اور ان کے ساتھیوں کو اپنے لیے منحوس اور برا خیال کرتے تھے - حالانکہ دنیا میں جو کچھ رونما ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے مطابق ہی ہوتا ہے اور وہ فیصلہ بہت پہلے ہو چکا ہوتا ہے - ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ - لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ" (الحدید: ۲۲ تا ۲۴)

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"زمین میں اور تمہاری جانوں پر جو بھی مصیبت نازل ہوتی ہے، وہ اس مصیبت کے پیدا کرنے سے پہلے ہی ہماری تحریر میں ہے۔ بلاشک یہ کام اللہ تعالیٰ کے لیے بڑا ہی آسان ہے (یہ تمہیں اس لیے بتایا جا رہا ہے) کہ تم سے کوئی چیز چوک جائے تو تم رنجیدہ خاطر نہ ہو اور جو تمہیں اللہ تعالیٰ عطا کریں اس پر اتراؤ نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ تکبّر اور فخر کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتے!"

ان آیات میں انسانوں کو یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ انھیں جو بھی مشکل وغیرہ پیش آتی ہے، وہ کسی کی نحوست کی وجہ سے نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ سے آتی ہے۔ لہٰذا کسی چیز کے ملنے پر اترانا اور اس سے محرومی پر حد سے زیادہ ملولِ خاطر ہونا صحیح نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کو تقدیر کہا جاتا ہے۔ اسے ماننا اور اس پر ایمان لانا ایمان کا حصّہ ہے۔ صحیح مسلم اور دیگر کتبِ حدیث میں ایک مشہور حدیث "حدیثِ جبریلؑ" ہے جس میں حضرت جبریلؑ کا انسانی صورت میں آکر آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایمان، اسلام، احسان اور علاماتِ قیامت کے متعلق سوال کرنے کا ذکر ہے۔ تو حضرت جبریلؑ کے دریافت کرنے پر آپؐ نے ایمان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

"اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ!" (کتاب الایمان۔ صحیح مسلم)

"ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ پر، ملائکہ، اس کی نازل کردہ کتابوں، رسولوں اور آخرت پر ایمان لاتے اور تقدیر کی اچھائی اور برائی پر بھی ایمان لاتے۔"

لہٰذا کسی کو یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ مجھے جو نقصان ہوا، یہ فلاں کی نحوست سے ہوا! ـــــ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "کسی بھی چیز میں نحوست نہیں، اگر (بالفرض) کسی چیز میں نحوست ہو سکتی ہے تو وہ صرف

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

تین چیزیں ہیں: بیوی، گھوڑا اور گھر!" (صحیح بخاری ۱/۴۸۰ باب مایذکر من الشؤم)

بیوی کی نحوست یہ ہے کہ وہ بدزبان، بداخلاق، بدکردار یا بانجھ وغیرہ ہو ــ گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ وہ دنیوی ریا و نمود کے لیے رکھا گیا ہو۔ اور اسے فی سبیل اللہ جہاد کے لیے کام میں نہ لایا جاتے۔ جبکہ گھر کی نحوست یہ ہے کہ ہمسائے اچھے نہ ہوں یا اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اذکار وغیرہ نہ ہوتا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ نے بدشگونی کی تردید فرمائی اور اسے ناپسند کیا جبکہ نیک شگونی کو پسند فرمایا۔ بدشگونی یہ ہے کہ مثلاً انسان کسی کام سے جائے، راستہ میں ناپسندیدہ کام ہوتے دیکھے یا اُلو، کوا، کتا، بلی وغیرہ آجاتے تو یہ سمجھے کہ آج خیر نہیں اور اپنے اس کام و ارادہ سے رُک جائے، تو یہ ٹھیک نہیں۔ چنانچہ صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپؓ فرماتے ہیں:

"سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ قَالُوْا وَمَا الْفَالُ قَالَ اَلْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ"

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: "بدشگونی و نحوست (کی) کچھ (حقیقت) نہیں۔ اور بہترین چیز فال ہے۔" صحابہؓ نے کہا: "فال کیا ہوتی ہے؟" فرمایا: کوئی اچھی بات جسے تم میں سے کوئی سنے[1] (اور اس سے بہتر انجام کی توقع رکھے)!"

مشکوٰۃ میں شرح السنۃ کے حوالہ سے ایک حدیث ہے کہ "حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیک فالی لیتے تھے اور بدشگونی نہ لیا کرتے تھے۔ اور آپؐ اچھے نام کو پسند فرماتے تھے!" جبکہ سنن ابی داؤد میں حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی چیز سے بدشگونی نہ لیتے تھے۔ جب آپؐ کسی عامل کو روانہ فرماتے تو اُس سے نام دریافت کرتے۔ اگر آپؐ کو اس کا نام اچھا لگتا تو خوش ہوتے اور خوشی کے

---

[1] فال کی تعریف اسی حدیث سے معلوم ہوگئی کہ اس سے مراد نیک شگونی ہے ـــــ موجودہ فال، نجوم رمل وغیرہ سے اس کا کچھ تعلق نہیں۔ یہ سب چیزیں غلط ہیں!

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

آثار آپؐ کے چہرۂ اقدس سے نمایاں ہوتے۔

اور اگر آپؐ کو اس کا نام پسند نہ آتا تو آپؐ کے چہرۂ مبارک سے اس ناپسندیدگی کے آثار بھی نمایاں ہوجاتے۔ یہی وجہ ہے کہ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناپسندیدہ ناموں کو تبدیل کردیا کرتے تھے (ترمذی)

قرآن مجید میں ہے:

"وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ" (الحجرات:۱۱)

"اور اپنے (مومن بھائی) پر عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا بُرا نام رکھو۔ ایمان لانے کے بعد بُرا نام (رکھنا) گناہ ہے۔ اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ کی ایک بیٹی، جن کا نام عاصیہ (گناہ کرنے والی) تھا، آپؐ نے ان کا نام تبدیل کرکے "جمیلہ" رکھا۔ (صحیح مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب باہر نکلتے تو راشد، نجیح وغیرہ ناموں کا سننا آپؐ کو اچھا لگتا تھا۔ (ترمذی)

سنن ابی داؤد میں عروہ بن عامر سے ایک مرسل روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بدفالی و بدشگونی کا ذکر ہوا، آپؐ نے فرمایا، بہترین چیز فال (نیک شگونی) ہے اور بدفالی و بدشگونی کسی مسلمان کو کام سے نہ روکے۔ جب تمہیں کوئی ناپسندیدہ چیز نظر آئے تو یوں کہا کرو:

"اَللّٰهُمَّ لَا يَأْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ"

"اے اللہ، اچھائیوں کو تیرے سوا کوئی نہیں لاسکتا اور برائیوں کو تیرے سوا کوئی ٹال نہیں سکتا۔ برائی سے رجوع اور نیکی کی توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔"

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

دورِ جاہلیت میں لوگوں کے ذہنوں میں بیماری کی تعدّی، بعض اشیاء اور جانوروں کی نحوست، ان سے بدشگونی، مقتول کے قتل کا بدلہ نہ لینے کی صورت میں اس کی قبر سے ایک منحوس جانور کے نکلنے اور بھوت پریت کے تصور کے ساتھ ساتھ ماہِ صفر کی نحوست بھی ان کے ذہنوں میں تھی۔

لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے "لَا صَفَرَ" کہ ماہِ صفر کی نحوست کچھ نہیں۔ (صحیح بخاری) فرما کر ان کے اس خود ساختہ تصور کی تردید فرما دی۔"

پس معلوم ہوا کہ کوئی اچھی بات، اچھا نام، یا اچھی چیز دیکھ کر اس سے نیک شگون لینا تو اسلام میں جائز ہے، جبکہ بدشگونی منع ہے! نیز ماہِ صفر کی نحوست کے متعلق پرانا یا موجودہ غلط تصور مسلمانوں کے ذہنوں سے ختم ہو جانا چاہیے، اسلام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں!

شعر و ادب

جناب فضل دو پڑی

حسیں ایسا پیدا ہوا ہی نہیں ہے

نہایت مقدس عرب کی زمیں ہے
کہ اللہ کا گھر سب سے پہلا وہیں ہے

محمدؐ عرب کا وہ ماہِ مبیں ہے
کوئی اس کا دنیا میں ثانی نہیں ہے

رسائی زمیں تا بہ خلدِ بریں ہے
کہ شاہد ثریا کا ہر اک مکیں ہے

جمالِ محمدؐ کی تعریف کیا ہو
حسیں ایسا پیدا ہوا ہی نہیں ہے

حوادث میں تبلیغِ دیں جاری رکھی
خدا پہ رہا اس کا پورا یقیں ہے

خدا کے سب احکام ازبر تھے ان کو
ذہیں آپؐ جیسا کوئی بھی نہیں ہے

تو ہے علم و عرفاں میں طاق و یکتا
زمانہ ترے علم کا خوشہ چیں ہے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ